|  |  |
| --- | --- |
| حسینؑ الغریب الغریب الحسینؑ | حسینؑ الشہید الشہید الحسینؑ |
| دہائی د ہائی خدا یا دہائی  یہ دشت ِبلا میں ہے کیسی تباہی  بہایا ہے کس نے یہ خونِ محمدؑ  قیامت یہ ڈھائی ہے کس نے الہی  جوانوں بزرگوں کو مارا گیا ہے  شہیدوں میں شامل ہے ننھا سپاہی | کیا جشن برپا یوں اہلِ ہوس نے  شہیدوں كے لاشوں پہ ڈنکے بجائے  جلا ڈالے آلِ محمدؐ كے خیمے  سكینہؑ كے منہ پر تماچے لگائے  جو بیمار تھا اس کا بستر نہ چھوڑا  نبی زادیوں پر بھی درّے لگائے |
| اٹھی اپنے مرقد سے بنتِ محمدؑ  سیاہ شب کی چادر میں چہرہ چھپا کر  گئی کربلا میں تو اس نے یہ دیکھا  ہے بو سیدہ کرتے میں اِک لاشِ بے سر  بدن سارا تیروں سے چھلنی پڑا ہے  لہو میں ہے ڈوبا ہوا سارا پیکر | تڑپ کر وہ چلائی شبیرؑ بیٹا  لہو میں نہائے ہو سر بھی جدا ہے  تبر کس نے مارے ہیں سارے بدن پر  یہ تیروں پہ کس نے جنازہ رکھا ہے  کہا ں ہے میرا لعل عباسؑ بولو  میں پوچھونگی اس سے یہ کیسے ہوا ہے |
| صدا سنکے زہراؑ کی تھرائے غازیؑ  جدا تن سے سر تھا تو شانے کٹے تھے  غم و یاس و حسرت میں مجروح و مضطر  کہیں کیا کہ دریا کنارے پڑے تھے  سوئے القمہ اب جو بی بیؑ نے دیکھا  وفاؤں کے ساحل پہ جھنڈے گڑے تھے | ادھر درد و غم کی ستائی تھی زینبؑ  جو وحشت کے جنگل میں حیدرؑ بنی تھی  کبھی خاک اڑاتی کبھی اشک پیتی  جو کنبے کے پہرے پہ تنہا کھڑی تھی  سکینہؑ کے سقا کو آواز دیکر  غم ِشاہ دین میں بکا کر رہی تھی |
| گزارش ہے آقا ہماری یہی  ہم کو روزے پہ مولا بلا لیجئے  ہم کو زوار مولا بنا لیجئے  ہم کو دامن میں مولا چھپا لیجئے  گرفتارِ جَور و ستم ہم ہوئے  مصیبت سے ہم کو بچا لیجئے | کبھی دل میں دیتی وہ ماں کو صدائیں  کبھی روکے کہتی کہ بابا کہاں ہو  شہیدوں کا نوحہ تھا اس کی زبان پر  ابدؔ کس طرح اس کے غم کا بیاں ہو  ہمیں بھی سعادت ہو نصرت کی حاصل  خدارا ظہور امامِ زماں ہو |